© rasailojaraid.com

میں چودہری غلام احمد پرویز کے قلم سے ایک مختصر دیباچہ ہے جس میں انھوں نے ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور سے مقابلہ کرکے شاعر ملتِ بیضا کی شخصیت اور شاعری کی خصوصیات اور شکوہ وجواب شکوہ کے حقیقی مفہوم ومطلب پر طائرانہ نگاہ ڈالی ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ ترجمہ میں اقبال کے زورِ کلام اوران کی شاعرانہ خصوصیات کی روح کو پورے طور پر قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر اقبال مرحوم کی شاہکار اردو فارسی نظموں کے تراجم اسی طرح انگریزی زبان میں شائع ہوتے رہیں توکون کہہ سکتا ہے کہ اقبال کی شخصیت دانشمندانِ مغرب سے ٹیگور سے کہیں زیادہ اوروقیع خراج تحسین حاصل نہ کرسکے گی۔

ترانۂ عشق | از حکیم عبدالباسط صاحب عشق تقطیع متوسط ضخامت ۲۴۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت درج نہیں غالباً اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن سے ملیگی۔

حکیم عبدالباسط صاحب عشق ایک بزرگ تھے جو ۱۲۳۸ھ میں مدراس میں پیدا ہوئے یہیں اپنے بزرگوں سے عربی۔ فارسی اورانگریزی کی تعلیم حاصل کی پھر ریاست میسور میں ملازمت کرلی۔ یہاں سے جی اچاٹ ہوا توحیدرآباد دکن آگئے جہاں ان کے اوراعزا واقارب پہلے سے موجود تھے۔ ان کا ذریعہ معاش طبابت تھا۔ قدیم اور جدید دونوں قسم کے طریقہائے علاج سے خوب واقف تھے۔ اس مشغلہ کے باوجود ذوق شعرگوئی چونکہ خداداد تھا۔ اس لئے جب موقع ملتا تھا تواردو اورفارسی میں شعر بھی کہتے تھے چنانچہ "تذکرۂ گلزار اعظم" اور حدیقۃ المرام اور شعرائے دکن وغیرہ میں ان کا تذکرہ بحیثیت شاعر آیا ہے۔

موصوف نے ۷۴ برس کی عمر میں ۱۳۱۲ھ میں وفات پائی۔ زیرتبصرہ کتاب انھیں کی فارسی اور اردو رباعیات وغزلیات کا مجموعہ ہے۔ شروع میں مصنف کے حالات اورشاعری پرایک مقدمہ ہے جو ۳۶ صفحات پرشتمل ہے۔ اس کے بعد دیوان شروع ہوجاتا ہے۔

کلام کو سرسری طور پر دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جناب عشق فطرتاً موزوں طبع اور پرگو تھے لیکن ان کی شاعری میں کوئی خاص جدت۔ اپج معنی آفرینی اور نازک خیالی نہیں پائی جاتی۔ پھر ان کی زبان میں بعض

© rasailojaraid.com